

از عدالتِ عظمیٰ

پریم ناتھ شرما

بنام

سٹیٹ آف یو۔ پی۔ و دیگر

تاریخ فیصلہ: 9 اپریل، 1997

[جے ایس ورما، چیف جسٹس اور بی این کرپال، جسٹس]

کائیں اور معدنیات:

اتر پردیش معمولی معدنیات (رعایت) قواعد، 1963-قاعدہ 72-پٹہ منظوری کے لیے درخواستیں طلب کرنے کا نوٹس جاری۔ سات کام کے دنوں کی وقت کی حد کا ذکر کرنے والا قاعدہ جس کے اندر درخواست دائر کی جانی ہے۔ خود نوٹ کریں کہ اس طرح کی وقت کی حد کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ قرار پایا کہ، نوٹس غلط نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سات دن کی مقررہ مدت ختم ہونے کا انتظار کیے بغیر پٹہ (لیز) دینے کا فیصلہ کیا۔ قرار پایا کہ، قاعدہ 72 کے برعکس۔

اپیل کنندہ کو اتر پردیش مائنز منرلز (کنسیشن) قواعد، 1963 کی توضیحات کے تحت 10 سال کی مدت کے لیے پٹہ دی گئی تھی اور اس کے بعد اپیل کنندہ نے گرینائٹ یونٹ قائم کیا۔ کچھ توسیع کے بعد پٹہ میعاد ختم ہو گئی۔ اسی علاقے کے لیے نئے پٹہ منظوری کے لیے 31 مارچ 1995 کو ڈی ایم کی طرف سے ایک عوامی نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ یہ نوٹس 1963 کے قواعد کے قاعدہ 72(ii) کے تحت جاری کیا گیا تھا جس کے مطابق پٹہ منظوری کے لیے درخواستیں مقررہ تاریخ سے سات کام کے دنوں کے اندر موصول کی جاسکتی ہیں۔ اس طرح اس معاملے میں درخواستیں 2 مئی سے 9 مئی 1995 کے درمیان دائر کی جاسکتی ہیں۔

2 مئی کو ہی اپیل کنندہ سمیت نو درخواستیں دائر کی گئیں۔ ڈی ایم نے 6 مئی کے اپنے حکم نامے کے ذریعے اپیل گزار کو مطلع کیا کہ اس کی درخواست منظور کر لی گئی ہے۔ اس کے بعد، ضرورت کے مطابق، اپیل کنندہ نے ضروری کاغذات پیش کیے۔ تاہم، ڈی ایم نے اس دستاویز عمل درآمد درآمد نہیں کیا۔ اپیل کنندہ نے عدالت میں ایک درخواست دائر کی جس میں امتناعی کی رٹ

طلب کی گئی جس میں جواب دہندگان کو اپیل کنندہ کے حق میں پٹہ نامہ پر عمل درآمد عمل درآمد کی ہدایت کی گئی۔

رٹ پٹیشن کے زیر التواء ہونے کے دوران، ڈی ایم نے 30 مئی کو ایک نیا نوٹیفکیشن جاری کیا۔ جواب دہندگان کے مطابق چونکہ 31 مارچ کا پہلا نوٹس قاعدہ 72(ii) کی توضیحات کے مطابق نہیں تھا کیونکہ نوٹس میں درخواستوں کی قبولیت کے لیے سات دن کا وقت نہیں بتایا گیا تھا، اس لیے پٹہ دینے والے ڈی ایم کا حکم منسوخ کر دیا گیا اور اس لیے 30 مئی کو نیا نوٹس جاری کیا گیا۔ اپیل کنندہ نے نئے نوٹس کو چیلنج کرتے ہوئے ایک اور رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ نے درخواستوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ نوٹس میں سات دن کی وقت کی حد کا ذکر کرنا لازمی ہے اور اس لیے جواب دہندگان 31 مارچ کے نوٹس کی بنیاد پر عمل نہ کرنے میں درست تھے۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. اتر پردیش مائنر منرلز (کنسیشن) قواعد، 1963 کے قاعدہ 72(ii) کے مطابق، پٹہ منظوری کے لیے درخواستیں نوٹس میں بیان کردہ تاریخ سے سات کام کے دنوں کے اندر موصول ہونی ہیں۔ اس تاریخ کے نوٹس میں ذکر جس کے اندر درخواست دائر کی جانی ہے مطلوبہ ہو سکتا ہے لیکن اس کا ذکر نہ کرنا مذکورہ نوٹس کو کالعدم نہیں کرے گا۔ عدالت عالیہ نے سات دن کی وقت کی حد کی وضاحت نہ کرنے کی وجہ سے نوٹس کو ذائل قرار دینا درست نہیں تھا۔

2. قاعدہ 72(ii) کے مطابق، درخواستیں 2 مئی سے 9 مئی کے درمیان دائر کی جاسکتی ہیں۔ ڈی ایم پٹہ منظوری کے لیے کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے 9 مئی تک انتظار کرنے کی قانونی ذمہ داری کے تحت تھا۔

3. قاعدہ 9 کے مطابق، وقت سے پہلے موصول ہونے والی درخواست کو عام طور پر بعد میں موصول ہونے والی درخواست پر ترجیح ملے گی۔ تاہم، اگر درخواست قاعدہ 72(ii) میں بیان کردہ مدت کے اندر دائر کی جاتی ہے تو بعد میں درخواست دہندہ لیکن زائد اہل شخص کو ترجیح دی جاسکتی ہے۔ اس معاملے میں، یہ ممکن تھا کہ اپیل کنندہ سے زائد اہل درخواست گزار نے 9 مئی تک درخواست دائر کی ہو۔ ممکنہ درخواست دہندگان کو دیئے گئے موقع کو ڈی ایم نے مسترد کر دیا جس نے 6 مئی کے اپنے حکم سے اپیل کنندہ کے حق میں پٹہ دینے کا فیصلہ کیا۔

31.4 مارچ کے نوٹس میں کوئی قانونی کمزوری نہیں تھی لیکن ڈی ایم کی طرف سے جاری کردہ 6 مئی کا حکم قاعدہ 72(ii) کے منافی تھا۔ جواب دہندگان کو پٹہ منظوری کے لیے درخواستیں طلب کرتے ہوئے ایک نیا نوٹس جاری کرنے کی آزادی ہے۔

ایسیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14748-49، سال 1996۔

دیوانی متفرقہ ڈیلیوپی نمبر 15290 اور 16886، سال 1995 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 24.4.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

سدھیر چندر، پی نیروپ اور مس نندنی گوراپیل کے لیے۔

جواب دہندگان کی طرف سے آر سی ورما، اشوک کے سر یو استوا اور آر بی مشرا۔

انیل کمار گپتا-II، مد مقابل فریق کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ کیرپال، جسٹس نے دیا۔

اپیل کنندہ کو اتر پردیش مائنر منرلز (کنسیشن) قواعد، 1963 (مختصر طور پر 'رولز') کی دفعات کے تحت 17 ستمبر 1977 کو ضلع ہمیر پور کی تحصیل مہوبہ میں 10 ایکڑ اراضی کے پلاٹ کی پٹہ دی گئی تھی۔ یہ پٹہ دس سال کی مدت کے لیے تھی اور اس کی بنیاد پر اپیل کنندہ نے گرینائٹ یونٹ قائم کیا۔

مذکورہ بالا پٹہ میں وقتاً فوقتاً توسیع کی گئی تھی۔ پٹہ میعاد ختم ہونے کے بعد 31 مارچ 1995 کو ضلع مجسٹریٹ ہمیر پور کی طرف سے اس علاقے کے لیے نئے پٹہ منظوری کے لیے ایک عوامی نوٹس جاری کیا گیا تھا جس کا اپیل کنندہ استحصا ل کر رہا تھا۔ یہ نوٹس 2 اپریل 1995 کو شائع کیا گیا تھا اور اسے قواعد کے قاعدہ 72 کے تحت جاری کیا گیا تھا۔ قاعدہ 72، جیسا کہ یہ متعلقہ وقت پر کھڑا تھا، مندرجہ ذیل تھا:

"دوبارہ رقبے کی دستیابی کا باقاعدہ طور پر نوٹیفکیشن جاری کیا جانا ضروری ہے۔ (i) اگر کوئی علاقہ، جو باب دوم کے تحت کان کنی کے پٹہ کے تحت رکھا گیا تھا یا ایکٹ کے دفعہ 17A کے تحت مختص کیا گیا تھا، کان کنی کے پٹہ پر دوبارہ گرانٹ کے لیے دستیاب ہو جاتا ہے تو ضلع افسر ایک نوٹس کے ذریعے علاقے کی دستیابی کو مطلع کرے گا جس میں کان کنی کے پٹہ منظوری کے لیے درخواستیں طلب کی جائیں گی، جس میں ایک تاریخ متعین کی جائے گی، جو نوٹس کی تاریخ سے تیس دن سے پہلے

نہیں ہوگی اور اس طرح کے علاقے کی تفصیل اور اس طرح کے نوٹس کی ایک نقل اس کے دفتر کے نوٹس بورڈ پر ظاہر کی جائے گی اور وہ اس علاقے کے تحصیلدار کو بھی بھیجے گا۔ اور ڈائریکٹر۔

(ii) ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کان کنی کے پٹہ منظوری کے لیے درخواست مذکورہ ذیلی قاعدے میں مذکور نوٹس میں مذکور تاریخ سے سات کام کے دنوں کے اندر موصول ہوگی۔ اگر، تاہم، کسی علاقے سے موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد تین سے کم ہے، تو ضلع افسر مزید سات کام کے دنوں کے لیے مدت میں توسیع کر سکتا ہے زائد اگر اس کے بعد بھی، درخواستوں کی تعداد تین سے کم رہتی ہے، تو ضلع افسر مذکورہ ذیلی اصول کے مطابق علاقے کی دستیابی کو نئے سرے سے مطلع کرے گا۔

(iii) ایسے علاقے کے لیے کان کنی کے پٹہ کی منظوری کے لیے درخواست جو پہلے سے ہی پٹہ کے تحت ہے یا قاعدہ 23 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت مطلع کیا گیا ہے یا ایکٹ کی دفعہ 17A کے تحت محفوظ ہے اور جس کی دستیابی کو ذیلی قاعدہ (1) کے تحت مطلع نہیں کیا گیا ہے، قبل از وقت ہوگی اور اس پر پٹہ نہیں کیا جائے گا اور اگر ادائیگی کی جائے تو اس پر درخواست کی فیس واپس کر دی جائے گی۔

قاعدہ 72(ii) کے مطابق، کان کنی کے پٹہ منظوری کے لیے درخواستیں مقررہ تاریخ سے سات دن کے اندر موصول ہونی تھیں۔ یہ عام بات ہے کہ مذکورہ نوٹس کے مطابق مقررہ تاریخ 2 مئی 1995 تھی اور کان کنی کے پٹہ منظوری کے لیے درخواستیں 2 مئی 1995 اور 9 مئی 1995 کے درمیان دائر کی جاسکتی تھیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلی تاریخ یعنی 2 مئی 1995 کو کان کنی کے پٹہ منظوری کے لیے اپیل کنندہ سمیت نو درخواستیں دائر کی گئیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے 6 مئی 1995 کے اپنے حکم کے ذریعے اپیل گزار کو مطلع کیا کہ کان کنی کے پٹہ منظوری کے لیے اس کی درخواست منظور کر لی گئی ہے۔ اپیل کنندہ کو پٹہ شرائط کی تصدیق کے لیے 30,000 روپے کے ٹریژری چالان کے ساتھ معاہدہ پیش کرنے کی ضرورت تھی تاکہ پٹہ نامہ پر عمل درآمد ممکن ہو سکے۔ اپیل کنندہ کے مطابق ضروری کام کیا گیا اور 30,065 روپے مالیت کے اسٹامپ پیپرز 12 مئی 1995 کو مائنز آفیسر کے دفتر میں پیش کیے گئے تاکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپیل کنندہ کے حق میں پٹہ نامہ عمل درآمد کر سکے۔

تاہم ضلع مجسٹریٹ نے پٹہ نامہ عمل درآمد درآمد نہیں کیا۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے رٹ پٹیشن نمبر 95/15290 دائر کی جس میں رٹ تاکید طلب کی گئی جس میں عدالت سے درخواست گزار کو 6 مئی 1995 کے حکم کے ذریعے دی گئی منظوری کے مطابق اپیل کنندہ کے حق میں پٹہ نامہ پر عمل درآمد عمل درآمد کی ہدایت عمل درآمد کی ضرورت ہے۔

مذکورہ رٹ پٹیشن کے زیر التواء ہونے کے دوران ضلع مجسٹریٹ مہوبہ نے 30 مئی 1995 کو ایک نیا نوٹیفکیشن جاری کیا۔ جواب دہندگان کے مطابق ریاستی حکومت اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ 31 مارچ 1995 کا پہلا نوٹس قاعدہ 72 کی توضیحات کے مطابق نہیں تھا جتنا کہ قاعدہ 72 کے مطابق کان کنی کے پٹہ منظوری کے لیے درخواست کی قبولیت کے لیے سات دن کا وقت نوٹس میں ذکر نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے پٹہ منظوری کا 6 مئی 1995 کا حکم منسوخ کر دیا گیا تھا اور 30 مئی 1995 کا نیا نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے اپیل کنندہ نے 30 مئی 1995 کے تازہ نوٹس کو چیلنج کرتے ہوئے دوسری رٹ پٹیشن نمبر 16886، سال 1995 دائر کی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک اور درخواست گزار، اچنتیا کمار ترپاٹھی نے بھی ایک رٹ پٹیشن نمبر 15338، سال 1995 دائر کی تھی، جس میں مدعا علیہان کو یہاں اپیل کنندہ کے حق میں پٹہ پر عمل درآمد کرنے سے روکنے کے لیے رٹ تاکید طلب کی گئی تھی اور اس نے مدعا علیہان کو اس کے حق میں کان کنی کا پٹہ دینے کی ہدایت کے لیے بھی دعا کی تھی۔

عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے 24 اپریل 1996 کے ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے تین رٹ پٹیشنوں کو مسترد کر دیا۔ یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ نوٹس میں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ قاعدہ 72 (ط) کے تحت کان کنی کے پٹہ منظوری کے لیے درخواست نوٹس میں بیان کردہ تاریخ سے سات کام کے دنوں کے اندر موصول کی جائے گی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ اس کی وضاحت نہیں کی گئی تھی، اس لیے 31 مارچ 1995 کا نوٹس قاعدہ 72 کی توضیحات کے مطابق جاری نہیں کیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں، جواب دہندگان مذکورہ نوٹس کی بنیاد پر عمل نہ کرنے اور اپیل گزار کے حق میں پٹہ نامہ پر عمل درآمد کرنے میں درست تھے۔ عدالت عالیہ نے اپنی رٹ پٹیشن میں اچنتیا کمار ترپاٹھی کے دعوے پر غور کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ ہدایت جاری کی گئی کہ چونکہ 30 مئی 1995 کے تازہ نوٹس کی میعاد ختم ہو چکی ہے اس لیے جواب دہندگان کو قاعدہ 72 کی توضیحات کے مطابق نیا نوٹس جاری کرنا چاہیے اور نئی درخواستیں طلب کرنی چاہیے۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کی درستگی کو چیلنج کرتے ہوئے اپیل گزار کے وکیل نے کہا کہ قاعدہ 72 میں یہ ضروری نہیں ہے کہ نوٹس میں خود تاریخوں کی وضاحت کی جائے جب پٹہ کے لیے درخواستیں جمع کرائی جاسکیں۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ اپیل کنندہ 1977 سے 31 مارچ 1995 کو آخری پٹہ میعاد تاریخ انقضا ہونے تک کانوں کا استحصال کر رہا تھا۔ اپیل کنندہ ایک مینیکل انجینئر تھا اور اس نے برطانیہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی اور اس نے مطلوبہ مشینری کے قیام اور کان کنی کی کارروائیوں کو انجام دینے کے لیے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں بہت زیادہ رقم خرچ کی تھی۔ اس لیے اسے قواعد کے قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت پٹہ حاصل کرنے کا ترجیحی حق حاصل تھا۔

کان کنی کے پٹہ منظوری کا نوٹس قاعدہ 72 کے ذیلی قاعدہ (i) کے تحت جاری کیا جاتا ہے۔ اس ذیلی اصول کے تحت نوٹس کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ کان کنی کے پٹہ دوبارہ منظوری کے لیے درخواستیں طلب کرے جس میں ایک تاریخ کی وضاحت کی گئی ہو جو نوٹس کی تاریخ سے تیس دن سے پہلے کی نہ ہو۔ نوٹس اس علاقے کی تفصیل دینے کے لیے ضروری ہے جہاں کان کنی کے پٹہ دوبارہ منظوری دستیاب ہے۔ ذیلی قاعدہ (i) اس مدت کی ضرورت نہیں ہے جس کے اندر پٹہ منظوری کے لیے درخواست دائر کی جاسکتی ہے یا آخری تاریخ جس کے ذریعے درخواست موصول کی جائے گی اسے جاری کردہ نوٹس میں خاص طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مدت جس کے اندر پٹہ منظوری کے لیے درخواست دائر کی جاسکتی ہے خود قاعدہ 72 (ii) کے ذریعے متعین کی گئی ہے۔ اس ذیلی اصول کے مطابق درخواستیں نوٹس میں بیان کردہ تاریخ سے سات کام کے دنوں کے اندر موصول ہونی ہیں۔ 31 مارچ 1995 کے نوٹس میں جو تاریخ متعین کی گئی تھی وہ 2 مئی 1995 کی تھی۔ اگر درخواستوں کی تعداد تین سے کم ہے تو اس ذیلی اصول کے تحت ضلع افسر کو زائد سات کام کے دنوں کے لیے مدت میں زائد توسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر دوبارہ درخواستوں کی تعداد تین سے کم رہتی ہے تو علاقے کی دستیابی کو نئے سرے سے مطلع کرنا ہو گا۔ ہماری رائے میں، ان تاریخوں کا ذکر کرتے ہوئے جن کے اندر درخواستیں دائر کی جاسکتی ہیں وہ مطلوب ہو سکتی ہیں لیکن ان کا ذکر نہ کرنا کسی بھی طرح سے مذکورہ نوٹس کو کالعدم نہیں کرے گا۔ اصول کو مجموعی طور پر پڑھ کر یہ صرف مخصوص تاریخ ہے جو نوٹس میں بیان کی جانی چاہیے، جو نوٹس کے تیس دن سے پہلے نہیں ہو سکتی، اور اس طرح نوٹیفائی کیے جانے کی تاریخ قاعدہ 9 کا ذیلی قاعدہ (ii) واضح طور پر اس مدت کو متعین کرتا ہے جس کے اندر درخواستیں دائر کی جاسکتی ہیں، وہ مدت سات دن کی ہے۔ لہذا، ہماری رائے میں، عدالت عالیہ نے 31 مارچ 1995 کے نوٹس کو خراب قرار دینا درست نہیں تھا

کیونکہ اس میں سات دن کی مدت کی وضاحت نہیں کی گئی تھی جس کے اندر درخواستیں دائر کی جاسکتی تھیں۔

تاہم، ایک اور وجہ ہے کہ اپیل کنندہ کو کوئی راحت کیوں نہیں دی جاسکتی تھی۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی 31 مارچ 1995 کے نوٹس کے ذریعے نوٹ کر چکے ہیں کہ مقررہ تاریخ 2 مئی 1995 تھی۔ اسی دن نو درخواستیں دائر کی گئیں۔ قاعدہ 72 کے ذیلی قاعدے (ii) کے مطابق درخواستیں سات دن کی مدت یعنی 9 مئی 1995 تک دائر کی جاسکتی ہیں۔ تاہم ضلع مجسٹریٹ نے انتظار نہیں کیا اور 6 مئی 1995 کے حکم کے ذریعے انہوں نے اپیل کنندہ کو مطلع کیا کہ اس کے حق میں پٹہ منظوری دے دی گئی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ ایسا نہیں کر سکے۔ وہ مقررہ تاریخ کے بعد سات دن کی مدت یعنی 9 مئی 1995 تک لیز کی منظوری کے لیے درخواستوں پر پٹہ کرنے کا پابند تھا۔ سات دن کی مدت ختم ہونے کے بعد ہی ضلع مجسٹریٹ یہ فیصلہ کرنے سے پہلے موصول ہونے والی درخواستوں پر پٹہ کر سکتا ہے کہ پٹہ کس کو دیا جانا چاہیے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ پیش کیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کو پٹہ حاصل کرنے کی ترجیح تھی اور درحقیقت پہلی ہی تاریخ یعنی 2 مئی 1995 کو نو درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ یہ مزید پیش کیا گیا کہ اگرچہ 6 مئی 1995 کے حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کی درخواست کو اصل میں منظور کر لیا گیا تھا لیکن 9 مئی 1995 تک یا اس کے بعد بھی مزید درخواستیں موصول نہیں ہوئیں۔ اس لیے یہ پیش کیا گیا کہ 9 مئی 1995 کے بعد تک انتظار نہ کر کے اور 6 مئی 1995 کی منظوری کے مطابق ضلع مجسٹریٹ نے کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا۔

مذکورہ بالا جمع کرانے کی تعریف کرنے کے لیے قاعدہ 9 کا جائزہ لینا ضروری ہے جس کے تحت اپیل کنندہ ترجیحی حق کا دعویٰ کرتا ہے جس کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"مخصوص شخص کا ترجیحی حق - (i) سوائے اس کے کہ ذیلی قواعد (2) اور (3)

میں فراہم کردہ جہاں دو یا دو سے زائد افراد نے ایک ہی زمین کے سلسلے میں کان کنی کے پٹہ کے لیے درخواست دی ہے، درخواست گزار جس کی درخواست پہلے موصول ہوئی تھی اپٹہ کی منظوری کے لیے اس درخواست گزار پر ترجیحی حق حاصل ہوگا جس کی درخواست بعد میں موصول ہوئی تھی۔

بشرطیکہ جہاں ایسی درخواستیں اسی دن موصول ہوتی ہیں، ریاستی حکومت، ذیل میں بیان کردہ معاملات پر پٹہ کرنے کے بعد، ایسے درخواست دہندگان میں سے کسی ایک کو کان کنی کا پٹہ دے سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے:

(a) ماضی کا تجربہ؛

(b) مالی وسائل؛

(c) درخواست گزار کے ذریعہ ملازم یا ملازم کیے جانے والے تکنیکی عملے کی نوعیت اور معیار؛

(d) کسی پچھلے پٹہ یا اجازت نامے کی بنیاد پر کان کنی کے کاموں کو انجام دینے میں اور اس طرح کے پٹہ یا اجازت نامے کی شرائط یا اس کے سلسلے میں کسی قانون کی توضیحات کی تعمیل میں درخواست گزار کا طرز عمل؛ اور

(e) ایسے دیگر معاملات جو ریاستی حکومت کے لیے ضروری سمجھے جائیں۔

(2) ریاستی حکومت، ریکارڈ کی جانے والی کسی بھی خاص وجہ سے، کسی ایسے درخواست گزار کو کان کنی کا پٹہ دے سکتی ہے جس کی درخواست بعد میں موصول ہوئی تھی، اس درخواست گزار کی ترجیح میں جس کی درخواست پہلے موصول ہوئی تھی۔

(3) کھدائی کے لیے کان کنی کے پٹہ کے حوالے سے۔....."

قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ (1) میں کہا گیا ہے کہ جہاں دو یا دو سے زائد افراد ایک ہی زمین کے سلسلے میں کان کنی کے پٹہ کے لیے درخواست دیتے ہیں، تو پہلے موصول ہونے والی درخواست کو پٹہ منظوری کے لیے ترجیحی حق حاصل ہوگا، اس درخواست گزار پر جس کی درخواست بعد میں موصول ہوئی تھی۔ لیکن یہ قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ (2) اور ذیلی قاعدہ (3) کی توضیحات سے مشروط ہے، جس کا ہم فی الحال حوالہ دیں گے۔

ذیلی قاعدہ (1) فقرہ ایک ایسی صورت حال سے متعلق ہے جہاں دو یا دو سے زائد افراد ایک ہی دن ایک ہی زمین کے سلسلے میں کان کنی کے پٹہ کے لیے درخواست دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں ریاستی حکومت کو یہ فقرہ کرنے سے پہلے کہ پٹہ کس کو دی جائے، مذکورہ شق میں بیان کردہ

معاملات پر پٹہ کرنا تھا۔ موجودہ معاملے میں 2 مئی 1995 کو اپیل کنندہ سمیت نو درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان حالات میں ریاستی حکومت کو قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ (1) کی دفعات کے مطابق کام کرنے کی ضرورت تھی اور غالباً، اس نے 6 مئی 1995 کو اپیل کنندہ کو کان کنی کا پٹہ دینے کا فقرہ کرتے وقت اس میں مذکور عوامل کو مد نظر رکھا۔

اگرچہ وقت کے لحاظ سے پہلے موصول ہونے والی درخواست کو بعد کی درخواست پر ترجیح دی جاتی ہے، جیسا کہ قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ (1) کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے، اس کے بہر حال ریاستی حکومت کو قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت یہ پٹہ دیا گیا ہے کہ وہ کسی ایسے درخواست گزار کو کان کنی کا پٹہ دے جس کی درخواست بعد میں موصول ہوئی تھی، اس درخواست کی ترجیح میں جس کی درخواست پہلے موصول ہوئی تھی۔ یہ خاص وجہ سے کیا جاسکتا ہے جسے ریکارڈ کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، وقت کے ساتھ پہلے موصول ہونے والی درخواست کو عام طور پر بعد میں موصول ہونے والی درخواست پر ترجیح ملے گی لیکن پہلے کے درخواست گزار کو لیز حاصل کرنے کا ناقابل معافی حق نہیں ملتا ہے کیونکہ ریاستی حکومت، قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت، کسی درخواست کو قبول کرنے کا پٹہ رکھتی ہے جو بعد میں موصول ہوتی ہے۔ اسی طرح ذیلی قاعدہ (3) کے تحت درخواست گزار کو قاعدہ 9 (1) کے تحت درخواست گزار کو ترجیح دی جائے گی حالانکہ اس کی درخواست بعد میں ہو سکتی ہے۔ تاہم، ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ بعد کی درخواست جس پر ذیلی قاعدہ (2) یا ذیلی قاعدہ (3) کے تحت غور کیا جاسکتا ہے وہ صرف وہی ہو سکتی ہے جس کی درخواست قاعدہ 72 (ii) کے ذریعے متعین مدت کے اندر دائر کی گئی ہو۔ مثال کے طور پر، 31 مارچ 1995 کے پہلے نوٹس کے مطابق، 9 مئی 1995 کے بعد موصول ہونے والی درخواست پر ریاستی حکومت ذیلی قاعدہ (2) یا (3) کے تحت غور نہیں کر سکتی تھی۔ مقررہ مدت کے بعد موصول ہونے والی درخواست کو درست درخواست نہیں سمجھا جائے گا، لیکن اس معاملے میں سات دن کی مدت یعنی 2 مئی 1995 سے 9 مئی 1995 کے اندر موصول ہونے والی تمام درخواستوں پر غور کرنا ہو گا۔

اگرچہ 2 مئی 1995 کو نو درخواستیں موصول ہوئی تھیں، ریاستی حکومت کو کسی ایسے درخواست گزار کے حق میں پٹہ دینے سے بھی نہیں روکا گیا تھا جس کی درخواست بعد میں موصول ہوئی تھی بشرطیکہ اس کے معاملے میں ذیلی قاعدہ (2) یا ذیلی قاعدہ (3) کے تحت شرائط کو پورا کیا جائے۔ اس لیے ضلع مجسٹریٹ کے ذریعے سات دن کی مدت ختم ہونے سے پہلے قاعدہ 9 (1) کے تحت ترجیح پر غور کر کے درخواست قبول کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں لیا جاسکتا تھا۔ اگر 6 مئی 1995 کا حکم

منظور نہ کیا گیا ہوتا، تو یہ ممکن ہے کہ یہاں اپیل کنندہ سے زائد لائق درخواست گزار نے 9 مئی 1995 تک درخواست دائر کی ہوتی، جس پر پٹہ کرتے ہوئے ریاستی حکومت، درج کی جانے والی وجوہات کی بنا پر، کان کنی کا پٹہ دینے کے لیے راضی کی جاسکتی تھی۔ قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ (2) جیسی توضیح کو لازمی طور پر شامل کیا جانا تھا تا کہ انتہائی اہل درخواست دہندہ کی درخواست محض اس وجہ سے مسترد نہ کی جائے کہ دوسرے درخواست دہندگان کی درخواستیں پہلے موصول ہوئی تھیں۔ مثال کے طور پر، اگر فوری معاملے میں اس کے قابو سے باہر وجوہات کی بناء پر، اپیل کنندہ کان کنی کے پٹہ کی منظوری کے لیے درخواست پہلی تاریخ یعنی 2 مئی 1995 کو ہی دائر نہیں کر سکا تھا، جب آٹھ دیگر درخواستیں موصول ہوئی تھیں لیکن 3 مئی 1995 کو اپنی درخواست دائر کی تھی، تو اس کی درخواست بعد میں ہونے کی وجہ سے، اس پر پٹہ نہیں کیا جاتا بلکہ قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ (2) میں موجود توضیحات کے لیے۔ یہ ذیلی قاعدہ، ایسی صورت حال میں، درخواست گزار کو ریاستی حکومت کو مطمئن کرنے کے قابل بناتا کہ خصوصی وجوہات کی بنا پر اس کی درخواست اور کان کنی کے پٹہ کو ترجیح دی جانی چاہیے حالانکہ ان آٹھ دیگر افراد نے پہلے درخواست دی تھی۔ قاعدہ 72(ii) کے ذریعے ممکنہ درخواست دہندگان کو کان کنی کے پٹہ کے لیے درخواست دینے کا موقع اس وقت نہیں دیا گیا جب درخواست موصول ہونے کے چار دن کے اندر ضلع مجسٹریٹ نے 6 مئی 1995 کو فیصلہ لیا جس کے تحت انہوں نے اپیل گزار کے حق میں پٹہ دینے کا فیصلہ کیا۔ ایسا نہیں کیا جاسکا۔

مذکورہ بحث سے یہ پتہ چلے گا کہ یہ 31 مارچ 1995 کا نوٹس نہیں ہے جو کسی قانونی کمزوری کا شکار تھا بلکہ یہ 9 مئی 1995 سے پہلے کی درخواست کی قبولیت ہے جو قانون کے لحاظ سے غلط تھی۔ 6 مئی 1995 کا مذکورہ حکم قاعدہ 72(ii) کے منافی ہونے کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کیا گیا اور اس لیے جواب دہندگان کے لیے جو واحد راستہ کھلا تھا وہ ایک نیا نوٹس جاری کرنا تھا، جو اس نے 30 مئی 1995 کو کیا۔ عدالت عالیہ کا یہ نتیجہ کہ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر ٹ پٹیشنوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی، درست تھا، حالانکہ اس کی ایک مختلف وجہ تھی۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔ جواب دہندگان کو قانون کے مطابق اور یہاں موجود مشاہدات کو مد نظر رکھتے ہوئے پٹہ منظوری کے لیے نیا نوٹس جاری کرنے کی آزادی ہوگی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔